جو شہوات نفسانی کی پیروی نہیں کریں گے انہیں روحانی اور اخلاقی لذت حاصل ہوگی

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۹/اپریل ۱۹۸۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

پرسوں اچانک میرا بلڈ پریشر اونچا ہو گیا۔ میرا بلڈ پریشر معمول کے مطابق جو ہے وہ بڑا اچھا نچلے درجہ میں رہتا ہے۔ مجھے بلڈ پریشر کی یہ بیماری کبھی نہیں ہوئی۔ کوئی ایسی وجوہات ہو گئی ہوں گی اور ان کی وجہ سے بڑے چکر آنے شروع ہو گئے۔ میں نے ایلو پیتھک کی دوائی تو نہیں کھائی۔ ہومیو پیتھک کی جو میرے ذہن میں آئیں وہ کھالیں۔ کچھ میں نے آرام کیا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بلڈ پریشر تو نہیں لیکن اس کے نتیجہ میں مَیں دماغی ضعف محسوس کر رہا ہوں۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ پوری طرح، کامل طور پر شفا عطا کرے تا کہ میرے کاموں میں ہرج نہ واقعہ ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ نے اس ورلی زندگی میں بھی اس زندگی کو صحیح طور پر گزارنے کے لئے انسان پر بہت سی ذمہ داریاں ڈالی ہیں وران ذمہ داریوں کو نباہنے کے لئے اس نے جس جگہ ذمہ داری ہے اس جگہ کے لئے ہر فرد کے دل میں پیار، لگاؤ، توجہ اس طرف ہونے کا جذبہ۔

یہ طاقت بھی دی ہے یعنی ذمہ داری بھی ڈالی ہے اور ذمہ داریاں نباہنے کی طاقتیں بھی دی ہیں اور انسان کے ساتھ شیطان کو بھی لگا دیا اور فرشتوں کو بھی۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جب انسان اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کے لئے

اپنی طاقتوں کو شیطانی وسوسوں یا اس کے دل میں جو خیالات پیدا کرتا ہے یا طاغوتی طاقتیں انسان کو اس طرف لے جاتی ہیں کھینچ کر۔

اس حالت میں جب وہ ذمہ داری ادا کر رہا ہوتا ہے تو وہ قرآن کریم کی اصطلاح میں اہوائے نفس یا شہواتِ نفسانی کی پیروی کرتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے طاقت تو دی تھی اور ذمہ داری بھی ڈالی تھی لیکن ذمہ داری کی ادائیگی ویسی نہیں جیسے خدا چاہتا ہے بلکہ ویسی اس رنگ میں کی گئی جیسے شیطان چاہتا ہے۔

یہ جو شہواتِ نفس، شیطانی دباؤ کے نیچے غلط راستوں پر چل کر انسان کی زندگی کو ہلاکت کی طرف لے جانے والی ہیں، اسے زُيِّنَ کہا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۔

(البقرة:۲۱۳) ایک تو وہ گروہ ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا انکار کیا۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقتوں کی ناشکری کی۔ جو نعماء دی گئی ہیں ان میں تصرف اس رنگ میں کیا جو خدا تعالیٰ کو پسند نہیں۔ اور اسے انہوں نے زینت سمجھا۔ یہ چیز ان کو خوبصورت کر کے دکھائی گئی اور اس قسم کا تکبر ان کے اندر پیدا ہوا اس دنیوی زینت یا دنیوی زینتوں کے حصول کے نتیجہ میں کہ انہوں نے ان لوگوں سے جنہوں نے عرفانِ ذات وصفاتِ باری تعالیٰ حاصل کیا اور ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور اس کے کلام پر ان سے وہ تمسخر اور استہزاء کرتے ہیں اور اپنے آپ کو کچھ سمجھتے ہیں اور مومنوں کو جو خدا کے احکام کی پیروی کرتے ہوئے اپنی طاقتوں کا اس دنیا میں استعمال کر رہے ہیں۔ ان کے نزدیک وہ حقیر ہیں اور تمسخر کی جگہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور ایمان ان کا صحیح ہے وہ مُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ہیں اور انہوں نے خدا تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنایا ہے اور تقویٰ کے مقام پر انہوں نے اپنے آپ کو کھڑا کیا ہے۔ فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن یہ تمسخر کرنے والے جان لیں گے کہ ان لوگوں ہی کو فوقیت حاصل ہے اور دنیوی لحاظ سے جو زینتوں میں پرورش پانے والے ہیں ان کو فوقیت نہیں ذلت حاصل ہے اور وہ یہ بھی جان لیں گے۔

وَ اللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ کہ اللہ تعالیٰ جس کو پسند کر لیتا ہے اس کی نیکی کی وجہ سے اس کے ثباتِ قدم کی وجہ سے، اس کی وفا کی وجہ سے جو محبت اس کے دل میں اپنے رب کریم سے ہے اس کے نتیجہ میں جو عشق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے سینے میں موجزن ہے اس کے نتیجہ میں جسے وہ پسند کرتا ہے بغیر حساب کے دیتا ہے۔

اس میں یہ بھی بتایا کہ جو دنیوی زینتیں ہیں یا دولتیں ہیں یا اولاد ہے اور اس کے نتیجہ میں اثر اور رسوخ ہے، وہ محدود ہے بغیر حساب نہیں۔ ایک بڑے سے بڑا دولت مند بھی کچھ اور مانگتا ہے کچھ اور چاہتا ہے اور چونکہ شیطان کی پیروی کرنے والا ہے۔ وہ یہ نہیں دیکھتا کہ جس ذریعہ سے میں حاصل کر رہا ہوں وہ جائز بھی ہے یا ناجائز۔

یہاں کہا ہے زُيِّنَ یعنی زندگی خوبصورت کر کے دکھائی گئی۔ کون دکھاتا ہے کہ یہ کئی جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (الانعام: ۴۴) کہ یہ لوگ جو خدا تعالیٰ کو بھول کے اس کے احکام کے خلاف اعمال کرتے اور خدا تعالیٰ کی دی ہوئی طاقتوں کا غلط استعمال کرتے اور خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا غلط خرچ کرتے ہیں یہ اعمال ان کو شیطان خوبصورت کر کے دکھاتا ہے۔

اس آیت میں تو یہ کہا گیا ہے کہ خوبصورت کر کے دکھائی جاتی ہے۔ دوسری میں کہا شیطان ہے خوبصورت کر کے دکھانے والا۔ دوسری طرف شیطان کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ ہے جو انسان کے دل میں اپنا نور بھرتا اور تقویٰ کی راہوں کو اس پر منور کرتا اور اسے توفیق دیتا ہے کہ وہ تقویٰ کے مقام پر کھڑا ہو۔ پھر اس کی دعاؤں اور اس کے اعمالِ صالحہ کو قبول کرتا اور تول کے نہیں دیتا کہ تو نے دس روپے دیئے دس روپے جزا لو۔ وہ دینے والا تو اپنے عمل کے لحاظ سے بھی، اپنی سوچ کے لحاظ سے بھی۔ اپنے علم کے لحاظ سے بھی، اپنے ایمان کے لحاظ سے بھی اپنی استعداد سے باہر نہیں جا سکتا لیکن اللہ تعالیٰ کی تو کوئی حد بست کر ہی نہیں سکتا۔ دینے والا اپنے مقام کے لحاظ سے غیر محدود طاقتوں کا مالک، وہ اس کو بغیر حساب کے دے دیتا ہے۔ اس دنیا میں بھی جو تیز روحانی نگاہ رکھنے والے ہیں وہ اس فرق کو محسوس کرتے ہیں لیکن يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تو ہر ایک کو پتا لگ جائے گا۔ وہ جو تمسخر کرنے والے ہیں انہیں بھی پتا لگ جائے گا۔

یہ جو حیاتِ دنیا خوبصورت کر کے دکھائی گئی اس کی تفصیل ایک اور آیت میں آتی ہے۔ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ (اٰلِ عمران: ۱۵) ان لوگوں کو جو معرفتِ باری، ذاتِ باری اور صفاتِ باری نہیں رکھتے۔ شہواتِ نفسانی کی محبت اچھی شکل میں دکھائی گئی ہے۔

اس آیت میں پوری تفصیل کے ساتھ جو قسمیں بنتی تھیں شہواتِ نفسانی کی اور انسانی زندگی کے جن حصوں سے ان کا تعلق تھا، وہ بھی بتائے گئے۔

اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ شہواتِ نفسانی میں ایک تو عورت سے پیار ہے، عورت کا پیار، عورت مرد کے لئے پیدا کی گئی۔ مرد عورت کے لئے پیدا کیا گیا۔ یہ درست ہے خدا تعالیٰ نے ہر دو کو ایسی طاقتیں دیں جو وہ مقصد حاصل کر سکیں جس مقصد کے لئے انہیں زوجین بنایا گیا لیکن جب شیطانی ہلاکت کی راہوں کے نتیجہ میں انسان اندھا ہو جاتا ہے تو عورت سے اس کا تعلق صرف شہواتِ نفسانی کے دائرہ کے اندر ہوتا ہے بچوں سے محبت یہ دوسری چیز ہے۔ سونے چاندی کے محفوظ خزانوں یعنی دولت سے محبت کرتا ہے۔ خدا کی روحانی دولتوں کو بھول جاتا ہے۔

دولت سے مجنونانہ عشق پھر یہ جو زمین ہے کھیتیاں ہیں۔ ان کے لئے مویشی چاہئیں گھوڑے ہیں۔ یہ ساری چیزوں کا ذکر کیا۔ ان چیزوں پر ایسے لوگ شہواتِ نفسانی جن کو شیطان نے خوبصورت کر کے دکھایا ہے، فدا ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں (یہ اٰلِ عمران کی ۱۵ ویں، ۱۶ ویں آیات ہیں) اس کے مقابلہ میں کچھ چیزیں رکھیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شہواتِ نفسانی کے مقابل اور ان سے کہیں بہتر یہ چیزیں ہیں۔ اور یہ ان لوگوں کو دی جاتی ہیں جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ قربِ الٰہی اور خاتمہ بالخیر تک پہنچنے والا جس کے نتیجہ میں جنت میں، جس کا بہت تفصیل کے ساتھ اس کی عظمت بیان کرنے کے بعد، خدا تعالیٰ نے اس کا ذکر کیا جو متقیوں کے لئے بنائی گئی ہیں جیسا کہ پہلے متقی کا لفظ آیا تھا۔ شہواتِ نفسانی سے جو کچھ یہاں انہیں ملتا ہے اس کے مقابلے میں ابدی زندگی ملے گی۔ شہواتِ نفسانی میں زیادہ سے زیادہ بھی اگر کچھ مل جائے تو یہ زندگی ختم۔ وہ سارے غلط قسم

کے مزے اور بے ہودہ قسم کی اور گندی قسم کی لذتیں بھی ساتھ ختم ہوگئیں لیکن یہ (ابدی زندگی کی چیزیں) خوبصورت بھی ہیں۔ یہ زیادہ لذت پہنچانے والی بھی ہیں۔ یہ زیادہ سرور دینے والی بھی ہیں اور ابدی ہیں۔ نہ ختم ہونے والی ہیں۔ اس زندگی سے شروع ہوتی ہیں، اخروی زندگی تک چلتی ہیں۔

پھر ایک تعلق عورت سے شیطان نے باندھا مرد کا شہوتِ نفسانی کے ماتحت عورت سے پیار کا اور زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ کی آیت میں اس کا ذکر کیا ہے۔ یہ جو نفسانی شہوت کے نتیجہ میں عورت سے پیار ہے اس پیار میں اور کتا اپنی شہوت کو پورا کرنے کے لئے کتیا سے جو پیار کرتا ہے، کوئی فرق نہیں یعنی ایسے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عورت صرف اس لئے بنی ہے کہ اس وقت اس سے پیار کا تعلق قائم کیا جائے جب نفسانی شہوت اپنی شدت اختیار کر چکی ہو لیکن اس کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو متقی ہیں ان کو پاک ازواج عطا کی جائیں گی اور اس میں اشارہ کیا ان کے باہمی تعلقات کی طرف۔ جس کی تفصیل کچھ تو خود قرآن کریم میں بیان کی، (وہ آخر میں میں بتاؤں گا) اور پھر سب سے زیادہ یہ کہ جو لوگ شیطانی احکام بجالا کر شہوات نفسانی کے مطابق اس دنیا میں زندگی گزارتے ہیں۔ شیطان ان کا ساتھ چھوڑ دے گا۔ دوسری جگہ آتا ہے۔ شیطان کہے گا کہ میں نے تو ان پر کوئی زبردستی نہیں کی تھی۔ میں نے کہا، یہ مان گئے۔ یہ اپنے گناہوں کے خود ذمہ دار ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شیطان کا کہا مانیں گے۔ خدا سے دور ہو جائیں گے۔ خدا تعالیٰ کے غضب کو حاصل کریں گے۔ شیطان کا کہا نہیں مانیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جو احکام دیئے ہیں ان پر چلیں گے۔ اس دنیا میں بھی انہیں جو روحانی اور اخلاقی لذت اور سرور ملے گا وہ اس دنیا کے ہر دوسرے سرور اور لذت سے کہیں بہتر اور سب سے زیادہ یہ کہ جس کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ جس پر فدا ہونے والے ہیں۔ جس اللہ کے اخلاق کا رنگ اپنے اوپر چڑھانے والے ہیں جس خدا کے پیار کے لئے سب کچھ اس پر نثار کرنے والے ہیں رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اللہ کی رضا ان کو حاصل ہو جائے گی۔

ان دو آیتوں میں شیطانی ہدایت کے مطابق شہواتِ نفسانی کی راہوں پر چل کر زندگی گزارنے والے اور خدا تعالیٰ کی بات قبول کر کے اور وہ جو مانگتا ہے وہ دے کر، جو وہ چاہتا ہے

وہ کر کے۔ جن راہوں کو وہ منور کرتا ہے ان کو اختیار کر کے۔ جن راستوں پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش نظر آتے ہیں، ان نقوش کے پیچھے روانہ ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر لیتا ہے۔ اس میں بہت ساری چیزیں آئی تھیں یعنی ساری زندگی جو ہے وہ اس کے اندر آ جاتی ہے۔ اس کے اندر عورت سے پیار، بچوں سے محبت، دولت سے عشق اور جو ذرائع پیداوار ہیں ان پر فدا ہو جانا اور خدا کو بھول جانا اور اپنی ذمہ داریوں کو فراموش کر دینا۔ ان میں ایک چیز کا دونوں جگہ ذکر ہے اور وہ ہے حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ یعنی شہواتِ نفسانی سے پیار اس کے نتیجہ میں نساء سے، عورت سے صرف شہوت کے لحاظ سے پیار اور دوسرے اس کے مقابلہ پر رکھا تھا پاک ازواج اور ایک دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَ جَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً ۔(الروم:۲۲) اور اس کے نشانوں میں سے ایک یہ نشان بھی ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس میں سے تمہارے لئے جوڑے بنائے ہیں جو ایک دوسرے کو سمجھنے والے، جو ایک دوسرے کو پہچاننے والے، جو ایک دوسرے کے لئے قربانی کرنے والے، جو ایک دوسرے پر توجہ دے کر اپنے ربّ کے پیار کو حاصل کرنے والے (جیسا کہ اس کا ذکر بہت جگہ آیا ہے) تمہارے لئے جوڑے بنائے ہیں۔ تم ایک دوسرے سے تسکین حاصل کرو۔

یہاں تین باتیں بیان ہوئی ہیں۔ تسکین حاصل کرو۔ اس کے معنے عربی میں ہیں گھبراہٹ اور بے چینی اور اضطراب اور قلق دور ہو جائے اور سکون اور اطمینان اور طمانیت تمہیں حاصل ہو اور تمہارے درمیان پیار پیدا ہو اور رحم کا رشتہ پیدا کیا جائے۔

اب میں نے آپ کو بتایا جب منصورہ بیگم کی وفات کے بعد کہ اس طرح میرے ساتھ انہوں نے زندگی گزاری کہ مجھے بے فکر کر دیا ہر چیز سے تا کہ میں اپنی پوری توجہ اور وقت دین کے کاموں میں خرچ کروں۔ لِتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا ان سے میں نے یہ سکینت اور طمانیت اور اطمینان پایا۔ یہی کام ہے ایک دوسرے کا۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ مجھ سے غلطی نہیں ہوئی ہوگی اور انہوں نے بھی مجھ سے ایسی ہی تسکین حاصل کی ہوگی۔

مَوَدَّةً۔ یہ اس قسم کی محبت نہیں بلکہ یہ وہ محبت ہے جو باہمی مودّت مل کے خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والی ہے۔ اس گاڑی کی طرح جس کو دو گھوڑے جتے ہوئے ہوں۔ اب تو ایسے کم نظر آتے ہیں۔ کسی زمانہ میں دو گھوڑوں کی گاڑیاں ہوتی تھیں۔ دو گھوڑے مل کر ایک خاص جہت کی طرف سفر کیا کرتے تھے تو پیار کے ساتھ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ رفعتوں کے حصول کے لئے ایک جہت کو دوڑنے والے۔ ایک مرکزی نقطہ یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف چلنے والی مودّت پیدا ہوگی۔

اور رَحِمَ۔ رَحِمَهٗ رَحْمًا کے عربی زبان میں معنی ہیں رقّ لَهٗ وَ شَفِقَ عَلَيْهِ وَ تَعَطَّفَ وَ غَفِرَلَهٗ ایک دوسرے کے لئے رقیق ہونا شفیق ہونا جس کے معنی ہیں ایک دوسرے کے خیر اور بھلائی کے لئے حریص ہونا شَفِقَ عَلَيْهِ کے معنی ہیں۔ حِرْصٌ عَلٰى خَيْرِهٖ وَ اِصْلَاحِهٖ اور ایک دوسرے سے احسان کا سلوک کرتے رہنا۔

یہ ہے مرد اور عورت کا تعلق، صرف وہ تعلق نہیں جو جانوروں کے درمیان، نر اور مادہ کے درمیان ہوتا ہے جیسا کہ آج کی بہکی ہوئی دنیا میں تو یہ تخیل کہیں پاس بھی نہیں پھٹکا کہ عورت کا مقام مرد کے ساتھ ازدواجی رشتے میں کیا ہے۔ یہ لوگ اخلاقی لحاظ سے اس حد تک گر گئے ہیں کہ بہت سے لوگ میں سفر کرتا ہوں مجھ سے بھی ملتے ہیں۔ مرد اور عورت نکاح کئے بغیر یعنی قانونی بندھنوں کے بغیر میاں بیوی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ بچے بھی پیدا کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں ہم نے نکاح نہیں کرنا یا قانون کے مطابق اپنے آپ کو میاں بیوی رجسٹر نہیں کروانا کیونکہ بہت ساری قانونی الجھنیں ہیں یا ذمہ داریاں ہیں جن کو نہ باپ، نہ ماں، نہ خاوند نہ بیوی ادا کرنا چاہتے ہیں۔ اس حد تک گر چکے ہیں۔ یہ شہواتِ نفسانی کی تصویر ہے یہاں دوسری جگہ ہے کہ پیار ہے، ایک گھناؤنا پیار، ایک گندا پیار، ایک مہلک پیار، ایک پیار جو اگلی نسل کو ہلاک کر دینے والا ہے یعنی وہ بچہ جو بڑے ہو کر یہ سمجھے کہ قانوناً نہ میرا کوئی باپ ہے نہ میری کوئی ماں۔ کیا ہوگا اس کا حال؟ ہو رہا ہے۔

اب ان میں سے بعض افریقہ میں احمدی بھی ہوگئے۔ دو تین سال ہوئے یہاں امریکنز کا جو وفد آیا تھا ان میں سے ایک عورت نے مجھے خط لکھا کہ میری گھریلو پرابلمز (Problems)

ہیں۔ میں علیحدہ بھی کوئی بات کرنا چاہتی ہوں۔ میں نے منصورہ بیگم کے ذریعہ (اس جلسہ پر نہیں، وہ زندہ تھیں پچھلے جلسہ یا اس سے بھی پچھلے جلسہ سالانہ پر) اس کو کہلا بھیجا کہ اگر مجھے وقت ملا جلسہ کے دنوں میں تو ملوں گا ورنہ مجھے لکھ کے دے دے۔ اس نے لکھ کے دیا کہ میری Problem یہ ہے کہ میں احمدی ہوگئی۔ میرا خاوند بھی احمدی ہوا۔ ہم نے آپس میں شادی کر لی اور شاید لکھا کہ بچہ بھی پیدا ہوگیا۔

اس (کے خاوند) کی ماں نے پہلے بتایا ہی نہیں کہ میں کیا بے ہودہ حرکت کر چکی ہوں۔ شادی ہونے کے بعد ایک دن ماں نے بلایا اور کہنے لگی تو اپنے باپ کا تو بیٹا ہی نہیں۔ میں نے تو کسی اور کے ساتھ بدمعاشی کی تھی تو رِحم میں پڑ گیا تھا۔ وہ عورت کہے وہ تو یہ سن کر پاگل ہوا ہوا ہے۔ تو اسلام کیا حل کرتا ہے اس مسئلہ کا؟ وہ تو جا چکی تھی۔ خط پڑھنے کا وقت نہیں ملا۔ میں نے بعد میں پڑھا۔ ان کے نیشنل امیر یہاں تھے۔ میں نے کہا اسلام اس کا حل یہ کرتا ہے کہ جو گناہ گار ہے اسے سزا ملنی چاہیئے اور جو معصوم ہے اس کے حقوق کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ وہ جو بچہ ہے اس کا کیا گناہ ہے یعنی جو بچہ گناہ کی پیداوار ہے وہ بچہ گناہ گار نہیں اسلام کے نزدیک ماں باپ گناہ گار ہیں اس بچے کے حقوق کی حفاظت کرو۔ میں نے تو ان کو یہ بھی نہیں بتایا تھا کہ کسی نے مجھے خط لکھا ہے اور اس لئے آپ سے بات کر رہا ہوں۔ ہر ایک کی عزت ہوتی ہے۔ کہیں سے اس کو تلاش کر لیتے۔

میں نے انہیں کہا کہ آپ کا معاشرہ ایسا ہے۔ آپ کے پاس کئی ایسے Cases آ جائیں گے کہ جن پر یہ حال گزرا ہوگا۔ اس لئے میں آپ کو اسلام کی تعلیم بتا دیتا ہوں۔ اس تعلیم کے مطابق آپ فیصلہ کیا کریں۔ وہ میری بات سنتے رہے جب میں چپ کیا تو کہنے لگے۔ آپ کہتے ہیں ایسے معاملات ہمارے سامنے آ جائیں گے۔ ایسے معاملات ہمارے سامنے آ چکے ہیں۔ کئی Cases ان کے سامنے آ چکے ہوئے تھے۔

پس یہ حال ہے یعنی عورت سے پیار صرف شہوتِ نفسانی کے نتیجہ میں اور اس حد تک، اس سے آگے نہیں بڑھا۔ مغرب اور امریکہ وغیرہ میں لوگ T.V پر رو رہے ہیں کہ اس ذلت تک ہماری قومیں پہنچ چکی ہیں اور ان کے اپنے معاشرہ میں، اپنے اخلاقی اقدار جو بھی ان کے ہیں یا

جو مذہب ان کا ہے اس میں اس کا کوئی حل نہیں۔ اسی لئے میں ان کو کہتا رہا ہوں کہ تمہارے مسائل کا حل صرف اسلام میں ہے اور تمہاری بچیوں اور عزیز رشتہ دار عورتوں کی عزت کی حفاظت کے لئے اسلام پردہ کا حکم دیتا ہے اور تم پردہ پر اعتراض کر دیتے ہو۔ عجیب ہو تم!

پس خدا تعالیٰ نے انسان کو طاقتیں دیں، صلاحیتیں دی، استعدادیں دیں، بڑی زبردست دیں۔ ان استعدادوں کے استعمال کے لئے ساری کائنات پیدا کر دی اور ان کے صحیح استعمال کے لئے اب ہماری زندگیوں میں چودہ سو سال ہوئے قرآن کریم کو نازل کر دیا اور ہمیں حکم دیا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو۔ آپ کے متعلق قرآن کریم نے کہا۔

اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوۡحٰۤی اِلَیَّ (یونس:۱۶) میں تو صرف اس وحی کی اتباع کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی اور ہمیں حکم دیا۔

اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ (اٰل عمران:۳۲) اگر چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ تم سے محبت کرے تو ایک ہی رستہ ہے اِتَّبِعُوۡنِیۡ میری اتباع کرو اور اس کا اعلان کر دیا یعنی میری اتباع کرو اس معنی میں کہ جس طرح میں صرف خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ وحی کی اتباع کرتا ہوں۔ تم بھی صرف خدا کی طرف سے نازل کردہ وحی کی اتباع کرو۔ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ میرے نقشِ قدم پر چلو گے۔ اللہ تعالیٰ کے پیار کو پالو گے۔ پس بڑا زبردست فرق ہمیں نظر آتا ہے اس زندگی میں جو شیطانی تپتی ہوئی دھوپ کے نیچے آج دنیا گزار رہی ہے اور اس زندگی میں جو خدا تعالیٰ کے پیارے اور محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹھنڈے سائے کے نیچے گزرنے والی ہے۔ ان دو زندگیوں میں بڑا فرق نظر آتا ہے۔

پس کوشش یہ کرنی چاہیئے کہ شیطان قریب آئے تو دھکے دے کر اسے اپنے قرب سے پرے پھینکو اور خدا تعالیٰ کے فرشتے اگر تمہاری ہدایت کے لئے نازل ہوں تو چمٹ جاؤ ان کے ساتھ کہ تمہاری فلاح اور بہبود اور تمہاری نسلوں کی بھلائی اسی میں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان چیزوں کے سمجھنے کی توفیق عطا کرے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپنی رحمتیں نازل کرے اور جیسا کہ اس نے وعدہ دیا۔ ہم میں سے ہر شخص اتنا نہیں دے سکتا جتنے کے وعدے خدا تعالیٰ نے مقابلے میں کئے ہیں۔ ایک موٹی مثال میں دیتا ہوں۔ اس محدود دنیا میں

غیر محدود نعمتوں کے آپ وارث اپنے عمل سے نہیں ہو سکتے۔ اس واسطے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا فضل ہونا چاہیئے۔ پس دعائیں کرو بغیر حساب وہ دے ہمیں، حساب نہ کرے ہم سے۔ بغیر حساب لے جائے اپنی جنتوں میں۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ آمین

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۹/اکتوبر ۱۹۸۲ء صفحہ ۲ تا ۵)